JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 41, Issue No.01

TITLE OF THE PAPER

ہائیکو نگاری کے فروغ میں مجلہ ''سیپ'' کا کردار

AUTHOR(S)

* **Prof. Dr. Imtiaz Hussain,** Chairman, Department of Urdu, University of Southern Punjab (USP), Multan
** Dr. Asif Jahangir, Assistant Professor, Department of Urdu, University of Southern Punjab (USP), Multan
*** Nazia Ansari, Lecturer, Department of Urdu, USP, Multan
**** Samina Kousar, Lecturer, Department of Urdu, USP, Multan

CONTACT

* imtiazhussain@usp.edu.pk
** asifjahangir096097@gmail.com
*** nazia@usp.edu.pk
**** saminaabid85@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: May 13, 2025
Accepted on: June 30, 2025
Published on: June 30, 2025

DETAIL(S)

Volume No. 41, Issue No. 01, Page No: 21-37
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2025. ©Journal of Research (Urdu) 2025.
This publication is an open access article.

* پروفیسر ڈاکٹر امتیاز حسین بلوچ ** ڈاکٹر آصف جہانگیر *** نازیہ انصاری
**** ثمینہ کوثر

ہائیکو نگاری کے فروغ میں مجلہ ''سیپ'' کا کردار

The Role of Majallah "Seep" in the promotion of Haiku Writings

ABSTRACT

Haiku is considered a new genre of poetry. This form, which has entered Urdu from the Japanese language, relies on presenting the poet's experiences and observations concisely. Natural phenomena, the colors of objects, water, lakes, plants, seasons, flowers, gardens, and birds are among the favorite themes of haiku. The poet uses these subjects to highlight their thoughts.

Haiku was introduced into Urdu through translations by Zafar Iqbal in the magazine *Lail-o-Nihar*. Later, Dr. Parvaiz Pervazi, Abdul Aziz Khalid, and Dr. Muhammad Amin encouraged the growth of haiku in Urdu. Now, in addition to themes of natural scenery, Urdu haiku also includes subjects such as *Hamd* (praise of God), *Naat* (PUBH), and *Salaam* (eulogies for martyrs), giving it a distinct identity. Dr. Riaz Majeed and Akram Kaleem have used this form specifically for *Naat*."Seep" has also adorned its pages with this modern genre of poetry. The prominent haiku poets published in *Seep* include Fatima Hasan, Salman Saeed, Qayyum Tahir, Jameel Malik, Mehr Nigar, Bushra Ijaz, Nigar Sohbai, Nisar Turabi, Naseem Sehar, Saif Hassanpuri, Shahab Safdar, and Sadaf Jafri.

KEYWORDS

Seep, Haiku, Genre, Poetry, Language, Observations, Phenomena, thoughts, encouraged, Growth, Themes, scenery

ہائیکو کا شمار نئی اصناف سخن میں ہے۔ جاپانی زبان سے اردو میں وارد ہونے والی اس صنف کا دارومدار شاعر کے تجربے اور مشاہدے کو اختصار سے پیش کرنے پر ہے۔ ہائیکو متنوع موضوعات پر مشتمل جاپانی طرز احساس اور دلکش، سحر انگیز اسلوب کی حامل صنف ادب ہے۔ اس کا اختصار ہی قائین کو متاثر کرتا ہے۔ مظاہر فطرت، اشیاء کے رنگ، پانی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E): 1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

، جھیل، پودے، موسم، پھول، چمن، پرندے ہائیکو کے محبوب موضوعات ہیں۔ شاعر انھی موضوعات کے ذریعے اپنے خیالات کو اجاگر کرتا ہے۔ ہائیکو تین مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ بقول ڈاکٹر انور سدید

"انھیں تین مصرعوں سے پوری معنویت تلازماتی انداز میں منکشف ہوجاتی ہے۔ اردو شعراء نے ہیئت اور خیال کے اس جاپانی انداز کی کچھ زیادہ پابندی نہیں کی بلکہ اس میں مختلف نوع کی تبدیلیاں پیدا کرلی ہیں اور یوں اردو ہائیکو کا مزاج اپنے ملک کے تہذیبی عناصر سے ابھارنے کی کوشش کی ہے۔"(1)

اردو زبان میں ہائیکو کو متعارف کرانے کا سہرا تنقید و تخلیق کے مرد میدان محمد امین کے سر ہے۔ محمد امین نے ہائیکو کے جاپانی سے اردو میں تراجم بھی کیے اور تخلیقی ہائیکوز بھی لکھے۔ بظاہر دیکھا جائے تو اردو اور جاپانی دونوں زبانوں کا صوتی آہنگ مختلف ہے۔ اردو میں انھوں نے فعلن اور فاعلاتن مفاعلن فعلن کا آہنگ اختیار کیا۔ اس بنا پر اردو ہائیکو کو جاپانی رنگ میں ڈھالنا مشکل ہے لیکن محمد امین نے اردو کی اس نوزائیدہ صنف کو نہ صرف سائبان عطا کیا بلکہ اس کو فکری خلعت سے بھی ملبوس کیا۔ محمد امین نے جاپانی اردو لغت 1988 میں مرتب کی۔ اکتالیس کتب کے مصنف محمد امین کے ہائیکو کے تین مجموعے شائع ہوچکے ہیں۔ پہلا مجموعہ 1981 دو اور مجموعے "خزاں کی شام"، "بدش میں بھیگتے زرد پتے" اور ہائیکو پر تنقید کی دو کتابیں بھی شائع ہوچکی ہیں۔ بقول ڈاکٹر انور سدید

"محمد امین نے اردو ہائیکو کے لئے بحر خفیف مسدس استعمال کی اور مفرد الفاظ کی بجائے اضافت و ترکیب کا نظام بھی قبول کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خیال کی رو موضوع کے ساتھ مربوط ہوگئی اور جاپانی ہائیکو میں موجود درمیانی فاصلہ پیدا ہوجاتا ہے وہ اردو ہائیکو سے معدوم ہوگیا۔"(2)

محمد امین کے ہائیکوز مناظر فطرت سے مزین ہیں۔ ان کے ہائیکوز میں مناظر فطرت درخت، سبزہ، پتے، دریا، بادل، سورج، چہچہاتے پرندوں کی عکاسی کی گئی ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

"ہائیکو بعض اوقات ایک تصویر بناتی ہے، بعض اوقات ایک منظر اور بعض اوقات ایک صورتحال بیان کرتی ہے۔"(3)

ہائیکو اردو میں ظفر اقبال نے تراجم کے ذریعے رسالہ "لیل و نہار" میں متعارف کرایا تھا بعد میں ڈاکٹر پرویز پروازی، عبدالعزیز خالد اور ڈاکٹر محمد امین نے ہائیکو کی حوصلہ افزائی کی۔ اب اردو ہائیکو میں مناظر فطرت کے مضامین کے ساتھ

ساتھ حمد، نعت اور سلام کے مضمون بھی شامل کئے جانے لگے ہیں۔ جس سے اردو ہائیکو کی اپنی ایک الگ پہچان بن جاتی ہے۔ڈاکٹر ریاض مجیداور اکرم کلیم نے اس صنف کو نعت کے لئے استعمال کیا ہے۔

''سیپ'' نے بھی اس جدید صنف سخن کو اپنے صفحات کی زینت بنایا ہے۔''سیپ'' میں ہائیکو کی اشاعت کا سلسلہ شمارہ 51 سے ہوتا ہے۔ جو 1987ء میں طبع ہوا۔یہ سلسلہ تھما نہیں بلکہ اس صنف کے فروغ میں ''سیپ'' کے شماروں 57،58،60،61،65،66 اور 67 میں بھی ہائیکو کی اشاعت جاری رہی اور ہائیکو کو فطری اعتبار سے تقویت ملی۔ ''سیپ''، میں چھپنے والے اہم ہائیکو نگار شعراء میں فاطمہ حسن، سلمان سعید، قیوم طاہر، جمیل ملک، مہر نگار، بشریٰ اعجاز، نگار صہبائی، نثار ترابی، نسیم سحر، سیف حسن پوری، شہاب صفدر اور صدف جعفری شامل ہیں۔

فاطمہ حسن نے اپنے ہائیکوز میں فطرت نگاری کو اولیت دی ہے۔اپنے وجود کو فطرت کا جزو بنایا ہے۔

گملے میں ایک پودا ہے
جس کی شاخوں پر اب تک
میرا بچپن اگتا ہے
اگنے دو انھیں آنگن میں
شاید بھر دیں یہ پودے
خوشبو سب کے دامن میں(4) (سیپ، شمارہ 51، ص:266)

فاطمہ حسن نے ہائیکو کے عناصر اربعہ شعراء شیکی، بوسن، سین ان اور باشو کی ہائیکوز کا اردو ترجمہ بڑے خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ان ہائیکوز میں شیکی، بوسن، سین ان اور باشو کے جمالیاتی رویے اور تجربے بھرپور انداز میں ملتے ہیں۔تصویریں، مناظر اور صورتحال ان ہائیکوز کو وقیع بناتے ہیں۔

دریا جانے نہ ہی کھویا
دن کا اور کہاں
ساحل سے پوچھے یہ نیا (شیکی 1867ء-1902ء)
دور کہیں لہرائی جھیل
بارش کی آواز سے ٹوٹی
جنگل کی خاموشی (بوسن 16-1715ء-1783)

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E): 1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

ساتھ ساتھ آتا ہے
ایک اجنبی سایا
دور سے ڈراتا ہے (سین ان)

فیڈک کو داپانی میں
ہلکاسا اکشور اٹھا
صدیوں کی ویرانی میں (باشو، 1644ء-1694ء)

نرم کونپل نکلے گی شاخ سے
کاش میں پوچھتی آکے آنسو
تیری آنکھ سے (باشو، جاپانی زبان سے تراجم)(5) (سیپ، شمارہ نمبر 51، ص:266)

سلمان سعید کے ہائیکوز میں موسم، رنگ، چمن کے علاوہ موت، غم اور جدائی کے مضامین بھی ملتے ہیں۔ جس سے قنوطیت اور یاسیت کا گمان ہوتا ہے۔ موت کا مکالماتی انداز ہائیکو کو وقیع بناتا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو:

موت مجھ سے یہ روز کہتی ہے
آمیرے ساتھ دور چل پیارے
تیرا غم میں دیکھ نہیں سکتی!

کوئی آس نہیں
ویراں ویراں سے دل میں،
توجو پاس نہیں!

موسم چونکہ فطرت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ سلمان سعید نے موسم کے آنے جانے میں محبوب کے حسن کو بھی تلاش کیا ہے۔

آتی جاتی ہوئی ہر اک رت میں
اس کی صورت نظر میں رہتی ہے
اک حسرت سی دل میں رہتی ہے(6) (سیپ، شمارہ نمبر 51، ص:267)

ہائیکو نگار کا فن فطرت کی عکاسی میں شعری حسن تلاش کرتا ہے۔ یہ شعری حسن سلمان سعید نے جھیل کے پانی، پھولوں کے ساتھ تتلیوں اور گھاس میں تلاش کیا ہے۔

جھیل کے پر سکون پانی میں
عکس تاروں کا جھلملاتا ہے
ایسے میں کوئی یاد آتا ہے
پھول، تتلی، ہوا، کرن، بادل
گھاس پر بھاگتا ہوا بچہ
ان سبھی منظروں میں پیارا ہے! (7) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص: 264)

ڈاکٹر محمد امین لکھتے ہیں:

ہائیکو بعض اوقات ایک تصویر بناتی ہے۔ بعض اوقات ایک منظر اور بعض اوقات ایک صورت حال بیان کرتی ہے۔ (8)

سلمان سعید کے ہائیکوز میں تصویر منظر اور صورت حال تینوں موجود ہیں۔ قیوم طاہر نرم اور دھیمے لہجے میں ہائیکو لکھتے ہیں۔ اسی لہجے میں وہ زندگی کے تحرک کے قائل ہیں۔

اک سفر روز دائروں کا ہے
ہم کہ پل بھر کو رک نہیں سکتے
وقت چابک ہے سر پہ لٹکا ہے

منزل کی تلاش میں سب کچھ کھو دینے کے باوجود قیوم طاہر رنج، وملول کو پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔

چاند، جگنو، دیا بجھا آئے
اک نیا گھر تلاشنے نکلے
اپنی دہلیز بھی گنوا آئے (9) (سیپ، شمارہ نمبر 51، ص: 268)

جمیل ملک سارنگی، راگ، سر، موسم اور بیلوں کے ذکر سے اپنے دل کی بات کہہ جاتے ہیں۔ عام فہم اور سہل انگیز لہجے میں بات کرتے ہیں۔ مشکل پسندی سے گریز کرتے ہیں۔

سارنگی پر اس نے چھیڑا دھیما دھیما راگ

میرے دل کو چھو کر گزری دور کی ایک آسواز
نچلے نچلے سر میں تھی کتنی اونچی پرواز!

جمیل ملک نے مساوی الاوزان ہائیکوز کہے ہیں۔جو ان کے تخلیقی مزاج کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ایک موسم اس طرف ہے ایک موسم اس طرف
کیا تمہیں میری طرح محسوس ہوتا ہے کبھی!
کیاانوکھاذائقہ ہے موسموں کے درمیاں!

اندر کی آواز سنوں یا باہر کی جانب دیکھوں
حس سماعت، حس بصارت، ظاہر و باطن کے دوروپ
جنم جنم سے دونوں مجھ کو اپنے پاس بلاتے ہیں(10) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص262)

جمیل ملک کی ہائیکوز میں بے ساختگی اور دلکشی ان کے فن میں نکھار پیدا کرتی ہے۔مہر نگار کے ہاں مظاہر فطرت کی بھرپور عکاسی ملتی ہے ۔موسم ہوا ساون کی رت چنبیلی گلاب گیندے کے پھول، جھیل کا یخ بستہ پانی، مہر نگار کے ہائیکوز میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔جدید امیجری جدید علامتیں ان کی گہری بصیرت اور فکر کی نمائندگی کرتی ہیں۔ان کے امیجز میں مناظر فطرت اوراس کے رنگ اور تلازمات ہائیکوز کو ایک نیا حسن عطا کرتے ہیں۔

موسم

بھیگے موسم کی سرد ہوا
ہولے ہولے پیار سے
آ پھر کچھ اور کہتی جا

چھوئی موئی

ملی تھی ایک دن
چنبیلی کے باڑ تلے
وہ میری ان چھوئی محسن

نیناں

بھیگے بھیگے دو نین

ساون کی رت رہے سدا

جانے کب ملے ان کو چین(11) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص263)

مہر نگار نے اپنے ہائیکوز میں سیاسی لوگوں پر طنز بھی کیا ہے کہ کس طرح یہ لوگ اپنے ذاتی مفاد میں تو ایک ہو جاتے ہیں لیکن قومی مفاد میں کسی طور متحد نہیں ہوتے۔

سیاسی لوگ

زبان کے ذائقے سب تلخ ہوئے

لہجوں میں گُل گئیں کرواہٹیں

ایک ہو کے بھی یہ ایک نہیں(12) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص263)

شاعر کا کام چونکہ ترجمانی کرنا ہوتا ہے۔ وہ مظلوم طبقہ کی دادرسی کا خواہاں ہوتا ہے بھوک، ننگ، افلاس، قحط جیسے مسائل کو وہ سماج میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ان مسائل کو اجاگر کرنا اس کی طبع خاص کا حصہ ہے۔دراصل وہ انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والی نام نہاد سپر طاقتوں پر طمانچہ مارنا چاہتا ہے۔ جو اسلحہ کے انبار تو لگا رہے ہیں لیکن بھوک کے ستائے ہوئے لوگوں کی بھوک نہیں ختم کر سکتیں۔مہر نگار نے ایتھوپیا کے عنوان سے لکھی گئی ہائیکو میں قحط زدہ لوگوں کی حالت زار کا بیان کیا ہے۔

سوکھے سڑیل مریل بچے

بے ڈول، بے ہنگم، دیہ سچے

بھوک سے نیم بسمل جانیں(13) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص263)

مہر نگار کے ہاں داخلیت پسندی کا رجحان بھی شدت سے ملتا ہے۔ وصل، ہجر، جدائی اور فراق کے موضوعات کو بھی ہائیکو میں شامل کیا ہے۔ ہائیکو کی جمالیاتی فضا تشکیل کرنے میں مہر نگار مہارت رکھتی ہیں۔رنگ برنگے پیر ہن، چھلکتے جام، مے کے پیالے، گوراپن ہائیکوز میں دلکشی پیدا کرتے ہیں۔

رنگ برنگے پیر ہن اس کے

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

گوری چلے مورنی کی چال

رنگ برنگے چھلکتے جام
آنکھیں تیری مے کے پیالے
بال کھلیں تو ہر جائے شام(14) (سیپ، شمارہ نمبر 57، ص 2292)

مہر نگار کے ہائیکوز میں الفاظ نئے رنگ اور منفرد ڈھنگ سے استعمال ہوئے ہیں ہائیکوز میں موضوعات کے اعتبار سے تنوع پایا جاتا ہے بات کو پوری جزئیات سے پایہ تکمیل تک پہنچاتی ہیں موضوع کے لحاظ سے انہوں نے جاپانی ہائیکو کی پابندی نہیں کی فطرت نگاری کے ساتھ ساتھ سیاسی اور سماجی مسائل کو بھی ہائیکو کا موضوع بنایا ہے جو کہ جدیدیت کی طرف رغبت کا پتہ دیتا ہے۔ہئیت کے اعتبار سے ایجاز و اختصار اور کفایت لفظی ان کے ہائیکوز کی خصوصیات ہیں۔

بشریٰ اعجاز پر گو شاعرہ ہیں۔صنف نازک ہونے کے ناطے ان کے ہاں ظلم و ستم، جبر، خوف اور جور وجفا کا شکار عورت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ان کے ہائیکوز میں دکھ درد، کرب اور فوق المرد (Male Dominated Society) معاشرہ میں عورت کی بلاجواز محکومی کا ذکر ملتا ہے۔

ہیں زبانوں پہ قفل اور تالے
اور نگاہوں پہ خوف کے پہرے
ہیں یہی لڑکیوں کے دکھ سارے

میں وفا کی صلیب پر مصلوب
کب سے بے جرم سزا پاتی ہوں
میں تمہارے صحن کی بیری ہوں

میں ہوں مٹی، تو ہے موتی
لعل وجواہر تیرے سنگی
پتھر میرے بیلی

ایک گڑیا ہو ایک گڈا ہو
سیپیاں چن کے گھر بنایا ہو
کتنی معصوم خواہش اپنی(15)　　(سیپ، شمارہ نمبر58، ص293)

بشریٰ اعجاز نے قدیم دور کی طرح اج کے جدید دور میں بھی لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے والی بات کہی ہے کہ اج بھی لڑکی از منہ قدیم کی طرح محکوم، مجبور، مقہور اور مصلوب ہے کہ کب وہ وقت ائے گا جب اس صنف نازک کے جسم سے خوف کے مہیب سائے چھٹ جائیں گے۔ کب اسے بھی زبان عطا کی جائے گی۔ بشریٰ اعجاز کے ان ہائیکوز میں فن و فکر کا حسین امتزاج موجود ہے۔

ہندی گیتوں کا ترنم اور چاشنی سموئے نگار صہبائی کے ہائیکو ز ان کی فنی مہارت کا ثبوت ہیں۔ ایک حساس شاعر کی طرح اپنی خواہشات کو عزیز رکھنا نگار صہبائی کا شیوہ ہے۔ ان کی یہ خواہش مادیت پرستی کا مظہر نہیں بلکہ اپنے ضمیر کے اجلے پن کی خواہش ہے۔ یہ اجلا پن ان کی زندگی کی تکمیل کا باعث بنتا ہے۔ نگار صہبائی زندگی کو منفی قوتوں کا سہارا نہیں بنانا چاہتے۔ وہ اپنے تن کے ساتھ من کو بھی مثبت نظریات کا حامل دیکھنا چاہتے ہیں۔

کر دے تن کا اجلا
مالک من کی چوکھٹ پر
ایسا دیپ جلا

تن کو بھائے تھے
میں تھی من کٹیا میں بند
جب تم آئے تھے

بوندیں پڑتی ہیں
میرے من کو کچھ یادیں
دور سے تکتی ہیں

تن کی ڈالی پر
من کی چنبیلی کھلتی ہے
اوشا سنگ اٹھ کر

اب کے ہولی میں
بھگوان کے سب روپ ملے
بھیگی چولی میں(16) (سیپ، شمارہ نمبر 61، ص 135)

نگار صہبائی اپنے ہائیکوز میں ہندی الفاظ کا بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔ یہ ان کی ہندی زبان سے محبت کا ثبوت بھی ہے۔

تن، من، دیپ، کٹیا، پرویا، بھگوان، ہولی، اوشا، بنسی، مدھ ماتی جیسے ہندی الفاظ ان کے ہائیکوز میں کثیر تعداد میں ملتے ہیں۔ نگار صہبائی کا فن ان کی حقیقت نگاری کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنے اس فن سے ہائیکو نگاری میں کمال پیدا کرتے ہیں۔ نگار کی داخلیت پسندی انہیں اپنے وجود سے بے پناہ محبت اور خلوص کا جواز مہیا کرتی ہے۔

نثار ترابی کی ہائیکو نگاری جبر، تشدد، جور و جفا، ظلم و ستم کے شکار مظلوموں کی ترجمانی کرتی ہے۔ ترابی دھرتی پہ ہونے والے ظلم کو برداشت نہیں کرتا۔

پیڑ کٹ کر گرا تو دھرتی نے
اپنے آکاش سے کہا، دیکھو
اس طرح چھاؤں قتل ہوتی ہے

رات کے حادثے پہ حیران ہوں
رات پلکوں سے گر کے جانے کیوں
میرے خوابوں نے خودکشی کر لی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 41, Issue No. 1, June 2025

حکم تھا اس کی چھین لو آنکھیں
بس بیچارے کا جرم اتنا تھا
مسکرانے کے خواب دیکھے تھے

میں نے دیکھا ہے جا کے جنگل میں
اب مقدس شجر کی شاخیں بھی
فاختاؤں کا خون کرتی ہیں(17)　　(سیپ شمارہ نمبر 61 صفحہ 135)

نثار ترابی مایوس نہیں ہوتا۔ وہ ظلم و ستم سے امن و آشتی کو در آمد ہوتے دیکھتا ہے۔ بے ضمیری کی فضا سے ضمیر کے خمیر کو ابھرتا دیکھتا ہے۔ رجائیت کا پہلو اس سے جدا نہیں ہوتا۔

آج ذرے دھمال ڈالیں گے
آج مدت کے بعد باباجی
پربتوں کا ضمیر جاگا ہے(18)　　(سیپ شمارہ نمبر 61 صفحہ 136)

نثار ترابی نے ہائیکو کے روایتی مضمون سے ہٹ کر سلام کو بھی ہائیکو کا موضوع بنایا ہے۔ اہل بیت سے محبت صرف مسلمانوں ہی کا نہیں تمام مذاہب کے پیروکاروں کا بھی شعار زندگی ہے۔ نثار ترابی بھی اسی محبت کے جذبے سے مغلوب و سرشار ساتویں محرم کا ذکر احترام سے کرتا ہے۔ کربلا کے پیاسوں پر سلام ہائیکو کو منفرد بناتا ہے۔

آج پھر ساتویں محرم ہے
آج پھر کربلا کے پیاسوں پر
تشنگی کے سلام اترے ہیں(19)　　(سیپ شمارہ نمبر 61 صفحہ نمبر 136)

نثار ترابی کی ہائیکو نگاری اس کے فن کی پختگی کا ثبوت ہے وہ اپنی شیری تجربے سے ہائیکو میں موضوع کے اعتبار سے تنوع پیدا کرتا ہے۔ تمام موضوعات کو اس اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ موضوع کی جامعیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

نسیم سحر نے ہائیکو کے روایتی مضمون جس میں موسم کا ذکر ہو، کے ساتھ ساتھ ہجر جدائی یادوں اور پیاس کا ذکر بھی کیا ہے۔ موسم کے ذکر کے ضمن میں اس کی ہائیکو ملاحظہ ہو۔ جس میں جدائی کا بیان بھی ہے۔ جوان کی داخلیت

پسندی کا مظہر ہے اور انہیں حساس شعراء میں شمار کرتا ہے۔

دل کب شاد ہوا
موسم کی تبدیلی سے
اس سے جدا رہ کر

پیاس کی شدت میں
ہم جلتے صحراؤں سے
پانی مانگتے ہیں

جلتے صحراؤں سے پانی مانگنا شاعر کے حسن طلب کی داد دیتا ہے۔

تجھ سے کیا شکوہ
تیری یادوں نے میرا
کتنا ساتھ دیا (20) (سیپ شمارہ نمبر 65 صفحہ نمبر 149)

محبوب کی جدائی میں اس کی یاد کا ساتھ عاشق کے رجائی نظریے کی طرف اشارہ ہے۔یہ ہائیکو مومن خان مومن کے اس شعر؎

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

پر صادق آتی ہے۔

یہ بھی ممکن ہے
صدیوں لمبا راستہ بھی
پل بھر میں ہوطے (21) (سیپ شمارہ نمبر 65 صفحہ نمبر 149)

نسیم سحر کی اس ہائیکو میں صدیوں کا لمحوں میں کٹ جانا وقت کے تصور کو خوبصورتی سے بیان کرتا ہے۔

سیف حسن پوری کا فن سچ اور حقیقت کا امتزاج ہے۔سیاست میں جو لوٹا کریسی Lotacracy کی اصطلاح آئی ہے۔سیف حسن پوری نے اس کا خوب استعمال کیا ہے۔ذاتی مفاد کی خاطر خود غرض سیاست دانوں کا ایک مزاج رہا ہے۔پرمٹ اور پلاٹ کی سیاست نے لوگوں کو بے ضمیر بنا دیا ہے۔وہ قومی اصولوں کو پس پشت ڈال کر اپنے

ضمیر کا سودا کر لیتے ہیں۔سیف حسن پوری نے ان لوٹوں کو بے نقاب کیا ہے۔

کھوٹا بن جانا
چھوڑ کے بات اصولوں کی
لوٹا بن جانا(22) (سیپ شمارہ نمبر 66 صفحہ نمبر 190)

سیف حسن پوری سماجی موضوعات اور منسلکات (Social Concerns) پر بھی گہری دسترس رکھتے ہیں۔انھیں اس چیز کا احساس ہے کہ پرانی دشمنی دوستی میں بدل سکتی ہے۔پرائے اپنے ہو سکتے ہیں۔یہ نیک شگونی کی علامت ہے۔امن وآشتی اس نظریے کا نام ہے۔

دنیا کی ہے ریت
کل تک جانی دشمن تھے
آج ہوئے ہیں میت(23) (سیپ، شمارہ نمبر 66، ص190)

ہمسایوں سے اچھے سلوک کو کار ثواب سمجھتے ہیں اور اسی کار خیر کو اپنی ہائیکو کا موضوع بنایا ہے۔

میرا کہنا ہے
ہمسائے سے نیک سلوک
کرتے رہنا ہے(24) (سیپ شمارہ نمبر 47 صفحہ نمبر 319)

اردو شاعری اور پھر روایتی عشقیہ مضامین دونوں لازم وملزوم ہیں۔سیف حسن پوری اس عشق میں محبوب کی جدائی کو برداشت کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔محبوب کی جدائی کا کرب انھیں ناگوار گزرتا ہے۔اور وہ اس کسک کو محسوس کرتے ہیں۔

ساجن سے دوری
دل پر شاق گزرتی ہے
سیف حسن پوری!

اور اپنوں کی جدائی کا غم ان کے کرب میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

ناتے ٹوٹ گئے
اک ایسی آندھی آئی

اپنے چھوٹ گئے!(25)　　　(سیپ، شمارہ نمبر66، ص190)

سیف حسن پوری کا فن ان کی فکر کو جلا بخشتا ہے۔ ہائیکوز میں وہ روایتی عشقیہ مضامین کے ساتھ سماجی شعور کو بھی اپنے فن کا حصہ بناتے ہیں۔اسلوب کے اعتبار سے ان کے ہائیکوز کے تینوں مصرعے معنوی طور پر مربوط ہوتے ہیں اور وحدت تاثر قائم رہتا ہے نیز ان کا جامع انداز ان کے فن کی پختگی کو برقرار رکھتا ہے۔

شہاب صفدر کے ہاں خار، صیاد، کالی شام اور سورج کے غروب ہونے کا ذکر کسی احساس محرومی اور ظلم و ستم کا رونا روتے ہیں۔ صیاد ان کے ہاں دھوکہ دہی کا استعارہ ہے۔ صیاد مالی کا لبادہ اوڑھ کر گلستان کی مشاطگی کی بجائے اجاڑ کا سبب بنتا ہے اور دھوکہ بازی کا مرتکب ہوتا ہے۔

خام خیالی ہے
وہ صیاد ہے جس کو تم
سمجھے مالی ہے

کالی شام ظلم و ستم کا استعارہ ہے
کون ہوا مصلوب؟
اتری شہر میں کالی شام
سورج ہوا غروب

کون خلاف نہیں؟
پلکوں سے چنتا ہوں خار
رستہ صاف نہیں(26)　　　(سیپ شمارہ نمبر66 صفحہ نمبر 191)

صدف جعفری کے ہاں ہائیکو کا روایتی موضوع فطرت پایا جاتا ہے۔موسم فطرت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔صدف جعفری نے موسم اور اس کے متعلقات کے ذکر سے زندگی کے تعلق کو بیان کیا ہے۔

بوجھل موسم میں
روشن لمحوں کی یادیں

دیتی ہیں خوشبو

بادل بادل سا
جینا بھی کیا جینا ہے
بے کل بے کل سا

ٹھنڈا موسم ہے
پھر بھی اس میں دل اپنا
جلتا پیہم ہے(27) (سیپ، شمارہ نمبر 66، ص 192)

''سیپ'' کے ہائیکو نگاروں نے جہاں سماجی مسائل کے حل میں در پیش مشکلات کو ہائیکو کا موضوع بنایا ہے۔ وہاں مناظر فطرت کے موضوعات کے ساتھ ساتھ حمد، نعت اور سلام کو بھی ہائیکو کی پہچان بنایا ہے۔ڈاکٹر ریاض مجید اور اکرم کلیم نے ہائیکو کو لغت کے لئے استعمال کیا ہے جو کہ حضرت محمد ﷺ سے محبت کا ثبوت ہے۔''سیپ'' کا کردار اس لحاظ سے بھی منفرد ہے کہ اس کے ہائیکو نگاروں نے موضوع اور فن کے لحاظ سے ہائیکو کو نئی جہتوں اور رفعتوں سے آشنا کیا ہے۔فطرت کی عکاسی میں شعری حسن تلاش کیا گیا ہے۔راگ، رنگ، و رامش کے ذکر سے دل کی باتیں کہی گئی ہیں۔''سیپ''میں شامل ہائیکو نگاروں نے عام فہم اور سہل انگیز لہجہ اختیار کر کے مشکل پسندی سے گریز کیا ہے اور غزل کی تلاش میں سب کچھ کھو دینے کے باوجود رنج والم کو پاس پھٹکنے نہیں دیا۔''سیپ''ہی کا خاصہ ہے کہ ہائیکو نگاروں نے اس فن کو توانا فکر اور سوچ عطا کی ہے جو کہ ہائیکو نگاروں کی گہری بصیرت کا ثبوت ہے۔فاطمہ حسن، سلمان سعید، قیوم طاہر، جمیل ملک، مہر نگار، بشریٰ اعجاز، نگار صہبائی، نثار ترابی، نسیم سحر، سیف حسن پوری، شہاب صفدر اور صدف جعفری نے ہائیکو کو نئے آہنگ سے روشناس کر کے اس صنف کو انفرادیت عطا کی ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر تاریخ،(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1991)، ص536
2۔ ایضا، ص536
3۔ محمد امین، ڈاکٹر، اردو میں ہائیکو نگاری(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1987ء)، ص:7
4۔ فاطمہ حسن، ہائیکو، سیپ شمارہ(51)اگست، ستمبر 1987ء ص266
5۔ ایضا
6۔ سلمان سعید، ہائیکو، سیپ شمارہ(51)اگست، ستمبر 1987ء ص267
7۔ ایضا، سیپ شمارہ(57)ستمبر 1991ء ص264
8۔ محمد امین، ڈاکٹر، اردو میں ہائیکو نگاری،(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1997)، ص7
9۔ قیوم طاہر، ہائیکو، سیپ شمارہ(51)اگست، ستمبر 1987ء ص268
10۔ جمیل ملک، ہائیکو، سیپ شمارہ(57)ستمبر 1991ء ص263
11۔ مہر نگار، ہائیکو، سیپ شمارہ(57)ستمبر 1991ء ص263
12۔ ایضا
13۔ ایضا
14۔ ایضا، سیپ شمارہ(57)مئی، جون 1992ء ص292
15۔ بشریٰ اعجاز، ہائیکو، سیپ شمارہ(57)مئی، جون 1992ء ص293
16۔ نگار صہبائی، ہائیکو، سیپ شمارہ(61)فروری، مارچ 1994ء ص136
17۔ ایضا
18۔ نثار ترابی، ہائیکو، سیپ شمارہ(61)فروری 1994ء ص136
19۔ ایضا
20۔ نسیم سحر، ہائیکو، سیپ شمارہ(68)مئی، جون 1997ء ص149

21۔ ایضا

22۔ سیف حسن پوری، ہائیکو، سیپ شمارہ (66) جنوری، فروری 1998ء، ص 190

23۔ ایضا

24۔ ایضا، سیپ شمارہ (74) مئی، جون 2005، ص 319

25۔ ایضا، سیپ شمارہ (66) جنوری، فروری 1998ء، ص 190

26۔ شہاب صفدر، ہائیکو، سیپ شمارہ (66) جنوری، فروری 1998ء، ص 191

27۔ صدف جعفری، ہائیکو، سیپ شمارہ (66) جنوری، فروری 1998ء، ص 192